بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیر بالغ امام کے پیچھے نماز کا حکم

از قلم

مناظر اسلام فیض ملت استاذ العلماء محدث وقت حضرت علامہ

الحافظ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

ناشر :

مکتبہ اویسیہ رضویہ

سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

غیر بالغ امام کے پیچھے

نماز کا حکم

حضرت مولانا المفتی حافظ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی شیخ الحدیث
جامعہ اویسیہ رضویہ - بہاول پور (مغربی پاکستان)

باہتمام
صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

غیر بالغ کی امامت کے قائل غیر مقلدین وہابی تو تھے ہی لیکن ٹیڈی مجتہدین بھی ان کے حامی ہو گئے، تیسرے نیم ملا خطرۂ ایمان بن گئے جبکہ فقہ کی کسی کتاب سے غیر ظاہر الروایۃ سے جواز کا حوالہ مل گیا چوتھے نماز چڑ نمازی بھی خوش ہو گئے۔ کہ اپنا ننھا حافظ موجود ہے تو پھر تراویح میں مہنگے حافظ کے کون نخرے برداشت کرے فقیر نے ان چاروں کے لیے یہ رسالہ محققانہ پیش کیا ہے تاکہ مسلمانوں کی نمازیں بالخصوص تراویح ضائع نہ ہوں۔

نمازی برادری

نماز فرائض ہوں یا نوافل (تراویح وغیرہ) سے رضائے حق تعالیٰ مطلوب ہے تو امام اسے مقرر کریں جو شرعی شرائط رکھتا ہے، مثلاً سُنی العقیدہ بقدر ضرورت مسائل نماز و طہارت کے مسائل سے واقف عالم دین ہو تو سبحان اللہ۔ حافظ قاری اور داڑھی مشت برابر کا پابند، نیک۔ تراویح کے لیے شرعی شرائط کے مطابق تلاش کریں فصلی اور تاجر حافظ سے پرہیز کریں اگر نہیں ملتا تو اس سے چند آیات سے تراویح پڑھنا بہتر ہے، غیر بالغ حافظ۔ قاری کتنا ہی خوش الحان ہو اس کے پیچھے تراویح، فرائض و نوافل، جنازہ ہر طرح کی نماز ناجائز ہے اگرچہ اس کی اپنی نماز ہو گی اور غیر بالغوں کی بھی، لیکن بالغ مردوں اور عورتوں کی نہ ہو گی اس کی تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف ھذا سے بڑھ کر اتنا بڑا مواد نہ ملے گا (ان شاء اللہ)

ھذا آخر ما رقمہ الفقیر القادری الاویسی غفرلہ بہاولپور

(۱۷ رجب ۱۴۱۲ھ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اما بعد! اہل اسلام کی خوش بختی ہے کہ ان کے چھوٹے بچے بھی حفظ القرآن کی دولت سے مالا مال ہیں ورنہ سابقہ امم کے صرف انبیاء علیہم السلام ہی حافظ کتب الٰہیہ ہوتے۔

نیز:۔ یہ بھی انکی سعادت ہے کہ قرآن مجید تراویح میں سننے کا ذوق رکھتے ہیں، رمضان المبارک کے مہینے میں مساجد رشک ملائکہ بن جاتی ہیں اور ذوق کی وفرت کا یہ عالم ہے کہ رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حفاظ کرام دو دو تین ختم القرآن سنانے کے باوجود بعض مساجد ختم (القرآن) کے لیے خالی رہ جاتی ہیں چونکہ مسلمانوں پر جب سے انگریز لعین نے قبضہ جمایا اکثر پر جہالت اور اسلامی شعور کی نہ صرف قلت بلکہ جہالت از علوم اسلامیہ عین مراد بن گئی اسی لیے اسلامی ذوق پورا کرنے کے لیے لاعلمی سے غیر بالغ بچوں (حفاظ) سے تراویح پڑھاتے ہیں، بلکہ بوقت ضرورت فرض عین کی جماعت بھی ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتے ہیں، اس طرح سے ان پر فرض عین کا بوجھ سر پہ رہا اور تراویح کی ادائیگی بے سود گئی۔

نیم ملا

بعض جہال مولوی نما اور بعض پروفیسر و وکلاء اور ڈاکٹر غلط اجتہاد کا دم بھرنے والے بھی غلط راہ پر لگا دیتے ہیں ان میں، ایک یہ مسئلہ نابالغ کی امامت کا بھی ہے ان سے سن کر یا اعتماد کر کے نابالغ کے پیچھے پڑھ لی تو اس کی سزا وہی نیم ملا اور جاہل مجتہد پائیں گے، ہاں جب محققین سن پائیں تب بھی نابالغ کی امامت میں نماز پڑھیں گے تو دوہرا

گناہ اس کے سر ہوگا۔ ایک نماز کے عدم جواز کا، دوسرا محققین کے فتاوی کو غیر معتبر سمجھنے کا۔

متفق علیہ فیصلہ

نابالغ کے پیچھے بالغ مرد و عورت کی نماز ناجائز ہے اس پر تمام محققین احناف کا اتفاق ہے مندرجہ ذیل کتب میں تصریحات موجود ہیں۔

اسماء کتب احناف

نیم ملا اور غلط مجتہدین کو دعوت اصلاح ہے کہ ان کتب احناف وغیرہم کا فیصلہ پڑھ لیں۔

منیۃ المصلی، کبیری قدوری جوہرہ نیرہ کنز الدقائق بحر الرائق، وقایہ عمدۃ للر کنوز الحقائق۔ مستخلص الحقائق، معیار الحقائق رمز الحقائق المشہور عینی شرح وقایہ عمدۃ الرعایۃ، ہدایہ عنایہ، کفایہ فتح القدیر قاضی خان فتاوے عالمگیر فتاوی رضویہ، فتاوی سراجیہ فتاوی بزازیہ فتاوی امنیۃ فتاوی کبیر، محیط غایۃ الاطادر مبسوط سرخسی، ابو المکارم شرح مختصر وقایہ، نور الہدایہ، طحطاوی مراقی الفلاح نور الایضاح رد المحتار در المختار منحۃ الخالق علی بحر الرائق بدائع فتاوی، جامع الفوائد ارکان اربعہ خلاصۃ الفتاوی چلپی حاشیہ، شرح وقایہ مبسوط سرخسی مظاہر حق۔ فتاوی عبد الحی و فتح المعین، ابو السعود، قیام اللیل بخاری، عینی شرح بخاری، مصنف ابن ابی شیبہ، خزانۃ العلوم، خزانۃ المفتین ابو القاسم حاشیہ شرح وقایہ۔ وغیرہ

نوٹ: صرف نمونہ کے طور کتب مسطورہ عرض کی ہیں ورنہ یہ مسئلہ فقہ کی سینکڑوں کتابوں میں موجود ہے۔

فہرست کُتب غیر معتبرہ

جن سے فتویٰ دینا منع کیا گیا ہی مع نام مصنف کتاب و نام علمائے مانعین رحمہم اللہ۔

یہاں کتب غیر معتبرہ کی ایک فہرست پیش کیجاتی ہے جن سے فتویٰ دینا منع کیا گیا ہے اور غیر معتبر کتاب کے مقابل اسی سطر میں اس کے مصنف کا نام بھی لکھ دیا ہے اور مانعین علماء کا نام بھی درج کردیا گیا۔ تاکہ فتویٰ نویس لوگ تامل کے بعد فتویٰ نقل کریں اور دھوکہ نہ کھائیں۔ وماعلینا الا البلاغ۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	نام مانعین
۱	قنیہ	ابوالرجا نجم الدین مختار بن محمود زاہدی غزمینی معتزلی	ابن وہبان مولانا برکلی شامی طحطاوی
۲	حاوی	ایضاً	ابن عابدین شامی
۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	مولانا عصام الدین
۴	السراج الوہاج	ابوبکر بن علی بن محمد حدادی	مولانا برکلی
۵	مشتمل الاحکام	فخر الدین رومی	ایضاً
۶	کنز العباد	علی بن احمد غوری	جمال الدین مرشد ملا علی قاری
۷	مطالب المومنین	بدر الدین بن تاج بن عبد الرحیم لاہوری	ابن عابدین شامی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	نام صالعین
٨			
٨	خزانۃ الروایات	قاضی جکن حنفی ساکن قصبہ کن ضلع گجرات	ایضاً
٩	شرعۃ الاسلام	رکن الاسلام امام زادہ محمد بن ابوبکر جوغتی	ابن عابدین شامی
١٠	الفتاوے الصوفیہ	فضل اللہ محمد بن ایوب	مولٰنا برکلی ابن کمال پاشا
١١	فتوی طوری	×	ابن عابدین شامی
١٢	فتاوے ابراهیم شاہی	قاضی شہاب الدین ملک العلماء یا نظام الدین گیلانی	مولانا عبدالقادر بدایونی
١٣	خلاصۃ الکیدانی	لطف اللہ نسفی	مولانا عبدالحی لکھنوی
١۴	ابن نجیم	زین العابدین مصری	ابن عابدین شامی
١۵	شرح کنز	مُلا مسکین	ایضاً
١٦	شرح مختصر وقایہ	ابوالمکارم	"
١٧	ترغیب الصلوٰۃ		
١٨	قرآن خوانی		
١٩	بہشتی زیور	مولوی اشرف علی تھانوی	امام احمد رضا بریلوی
٢٠	نور العین		
٢١	فتاوی الغرائب	**نوٹ:۔** یہ بھی چند نمونے ورنہ درجنوں کتب فتاویٰ وغیرہ وغیرہ معتبر ہیں۔	

لہ درس کا یہ مطلب نہیں کہ انکے حوالے غلط ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ ان سے فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔ ١٢۔اویسی

فہرست قائلین عدم جواز

صحابہ کرام سیدنا ابوبکر صدیق
سیدنا عبداللہ بن مسعود، عامر

تابعین سیدنا مجاھد، سیدنا عطا، سیدنا شعبی، سیدنا عمر بن عبدالعزیز

اور اقویٰ قول کے مطابق امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے، امام سفیان ثوری۔
امام اوزاعی اور امام احمد کا بھی یہی مذہب ہے۔

تصریحات صحابہ وتابعین

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ قیام اللیل میں لکھتے ہیں

عہ قال الاوزاعی امامۃ الغلام الذی لم یحتلم جفاء وحدث فی الاسلام، مصنف ابن ابی شیبۃ میں ہے، حدثنا داؤد ابن خراج ابو عصام عن الاوزاعی عن واصل بن ابی بکر عن مجاهد قال لایؤم غلام حتی یحتلم اور فرمایا نا اسمٰعیل بن عیاش عن ابن جریج عن عطاء عن عمر بن عبدالعزیز قال لایؤم الغلام قبل ان یحتلم فی الفریضۃ ولا فی غیرھا

عہ امام اوزاعی نے فرمایا کہ وہ لڑکا جو ابھی غیر بالغ ہے اس کی امامت ظلم اور اسلام میں بدعت ہے ١٢ عہ

عہ امام مجاہد نے فرمایا لڑکا جب تک بالغ نہ ہو امامت نہ کرائے۔

عہ۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا لڑکا بلوغت سے پہلے امامت نہ کرائے فرائض کی نہ ان کے غیر کی

- نیز مصنف
مذکور ہی فرمایا اسمٰعیل بن عیاش عن عبد العزیز عن
الشعبیؒ قال لا یؤم الغلام حتی یحتلم۔ مولوی عبدالعزیز
عینی ھدایہ انہوں نے از سنن اثرم نقل کیا کہ قال ابن مسعودؓ لا یوم
الغلام الذی لا تجب علیہ الحدود وعن ابن عباسؓ
حتی یحتلم۔ چنانچہ یہ دو اثر کنوز الحقائق میں بھی ہیں۔

تصریحات محققین فقہا کرام

(۱) امام شمس الائمہ سرخسی رح در مبسوط شرح کافی حاکم شہید
نے جلد اوّل صفحہ ۱۸۰ میں فرمایا کہ، واما الاقتداء بالصبی فی التطوع فقد
جوزہ محمد بن المقاتل الرازی للحاجۃ الیہ والاصح عندنا
انہ لا یجوز لان نفل الصبی دون نفل البالغ حتی لا یلزمہ
القضاء بالافساد وبناء القوی علی الضعیف لا یجوز کیف وقد
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والصبی لا
یصلح ضامناً لنفسہ فکیف یصح منہ الضمان لصلوٰۃ المقتدی
بہر حال نابالغ کی اقتداء نوافل میں محمد بن مقاتل رازی نے جائز فرمایا
وہ بھی بوقت ضرورت لیکن اصح (صحیح تر) یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے

حاشیہ:— ے امام شعبی نے فرمایا نابالغ بلوغت سے
پہلے امامت نہ کرائے ۱۲۔ ے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ وہ لڑکا جس
پر حدود کے قیام کا حکم نہیں وہ غیر بالغ ہے وہ امامت نہ کرائے ے
حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نابالغ بلوغت سے پہلے امامت
نہ کرائے۔ اویسی غفرلہٗ۔

اس لیئے کہ نابالغ کی نفل کا درجہ بالغ کی نفل کے درجے سے کم ہے اس لیے کہ وہ توڑ دے
تو اس پر قضا نہیں، دوسرا قوی کی بناء پر ضعیف کے پیچھے لازم آتی ہے اور وہ ناجائز ہے
کیوں نہ ہو جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن ہے اور غیر
بالغ ضامن بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ خود اس کے لائق نہیں تو مقتدی کی نماز کا
ضامن کیسے ہو سکتا ہے

مبسوط کا تعارف

امام شامی جیسا محقق مفتی (رد المحتار) کی جلد اوّل میں اس کتاب کا تعارف کراتے ہیں کہ
ع مبسوط السرخسی لا یعمل بما یخالفہ ولا
یرکن الا الیہ ولا یفتی ولا یعول الا علیہ اھ (۲) عالمگیری
کے باب امامت میں ہے۔ والاصل فی ھذہ المسائل ان
حال الامام ان کان مثل حال المقتدی او فوقہ
جازت صلوٰۃ الکل وان کان دون حال المقتدی صحت
صلوٰۃ الامام ولا یصح صلوٰۃ المقتدی (ھکذا فی المحیط)
ان مسائل کا قانون یہ ہے کہ امام کا حال اگر مقتدیوں سے قوی یا برابر ہو تو جائز
ہے اگر امام مقتدی سے حال میں کم ہو تو امام کی نماز صحیح ہو جائیگی مقتدیوں کی نماز
ناجائز ہوگی۔

مضبوط ضابطہ فقہ

نیم ملا اور ٹیڈی مجتہد سرسری طور مسائل فقہ کو دیکھ کر اسے عقلی ڈھکوسلوں

ع مبسوط کر سرخسی وہ کتاب ہے کہ اس کے خلاف کسی چیز پر عمل
نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس کے خلاف فتویٰ دیا جا سکتا ہے بلکہ اس کیخلاف
جھکاؤ نہیں ہو سکتا اور نہ اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

سے کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں بھی کچھ اسی کاروائی کو کارگر بنایا جاتا ہے کہ لڑکا نابالغ جب امامت کرا سکتا ہے اور مقتدی اس کام اہل نہیں تو پھر اس کی اقتدار میں کونسا حرج ہے فقہاء کرام نے ان کے اس خیال خام کا رد یوں کرتے ہیں کہ اقوی کی اقتدار اضعف سے نہیں ہو سکتی اور یہ صرف نابالغ کی بات نہیں اور بھی بہت سے مسائل اس قاعدہ پر مبنی ہیں مثلاً (١) اقتدار بامرأة۔
(٢) اقتدار الطاہر بمحدث (بے وضو) وجنب (٣) اقتدار المکتسی (کپڑے پہننے والا) بالعاری (کپڑوں سے ننگا وغیرہ وغیرہ اگر تمہارا عذر لنگ قابل قبول ہو تو اسلام کے بے شمار مسائل کو خیر باد کہنا پڑتا ہے اسی لئے محدثین نے فقہاء کرام کو داد دی کہ انکی نگاہ مسائل کے ہر پہلو پہ ہوتی ہے اور سرسری نگاہ رکھنے والا صرف اپنے ایک مقصد تک محدود رہتا ہے جیسے دور حاضرہ کے ٹیڈی مجتہدین کا حال ہے اس کی مثال نابالغ امامت بھی ہے کہ ضرورت کو دیکھ کر اسلام کے ضوابط تو ختم نہیں کیئے جا سکتے۔

قاعدہ مذکورہ کی تحسین

علامہ حلبی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ قاعدۂ مذکورہ ایک ایسا عجیب ضابطہ ہے کہ اس سے بیشمار مسائل کا استخراج واستنباط کیا جا سکتا ہے۔

محیط کا تعارف

عالمگیری وغیرہ نے نابالغ کی امامت کے عدم جواز کا حوالہ محیط سے لیا ہے اس کا تعارف ضروری ہے اس محیط کے مصنف امام برہان الدین علی صاحب ذخیرۂ برہانی ہیں آپ مجتہد فی المسائل اور فقیہ النفس وصاحب البصیرۃ وصاحب النظر و صاحب الترجیح تھے، فقہ میں مطلقاً جہاں بھی محیط کا حوالہ ہو تو انہی کی محیط مراد ہوتی ہے (حلبی تلمیذ ابن الہمام نے شرح منیہ میں اور مولوی عبدالحئی لکھنوی مرحوم نے مقدمہ

شرح وقایہ میں بحوالہ مذکور)

فائدہ:- محیط ایک اور بھی ہے اس کے مصنف امام رضی الدین ہیں وہ بھی معمولی شخصیت نہیں آپ بھی مجتہد فی المسائل ہیں لیکن پہلی محیط کے مصنف سے بہت کم اور دوسرے فقہاء سے بلند و بالا

(٣) فتاویٰ امنیہ میں ہے۔

امامۃ الصبی للرجال فی التراویح لا یجوز علی الصحیح و للصبیان یجوز خزانۃ المفتین (انتہیٰ) در فتاوی کبیر لا یقتدی بہ فی التراویح علی الصحیح وان قال بالجواز اکثر الخراسانیۃ ویقتدی الصبی بالصبی جامع الرموز انتہی۔

(٤) فتاوی کبیر میں ہے کہ لا یجوز الاقتداء بالصبی فی التراویح وان کان ابن عشر سنین ہو الصحیح خزانۃ العلوم۔

(٥) اسی میں ہے کہ ولعدم الجواز اخذ حسام الدین

تعارف امام حسام

فتاوی امیں امام حسام الدین نے فرمایا ہم عدم جواز کا قول لیتے ہیں یہ امام مجتہد فی المذہب الحنفی تھے اور کتب طبقات الحنفیہ میں انکے بہت بڑے کمالات علمیہ کا ذکر ہے۔

(٦) اسی میں ہے کہ امامۃ الصبی فی التراویح والسنن المطلقۃ جوزہا مشائخ بلخ ولم یجوزہا مشائخنا المختار انہ لا یجوز فی الصلوات کلہا وفی المکارم قال نصیر بن یحییٰ انہ یجوز ان کان ابن عشر سنین وقال السرخسی الاصح انہ لا یجوز وفی الخلاصۃ جوزہا فی التراویح مشائخ العراق

وبہ نأخذ (ابوالقاسم حاشیہ شرح وقایہ) نابالغ کی امامت تراویح وسنن مطلقہ میں بلخ کے مشائخ نے ناجائز بتائی ہے اور ہمارے مشائخ ناجائز فرماتے ہیں مختار بھی یہی ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے اور ابوالمکارم میں ہے نصیر بن یحییٰ نے فرمایا کہ نابالغ کی امامت جائز ہے جب دس سال کا ہو امام سرخسی نے فرمایا صحیح تر یہ ہے کہ ناجائز ہے اور خلاصہ میں ہے کہ مشائخ خراسان نے تراویح میں جائز کہا اور عراق کے مشائخ نے ناجائز فرمایا ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں (ابوالقاسم حاشیہ شرح وقایہ

فائدہ ترجیح اسی کو ہوتی ہے جہاں فقہا فرمائیں وبہ نأخذ،

سوال:- محمد بن مقاتل رازی کے نزدیک تراویح میں اقتدا بالغلام جائز ہے اور سیدہ عائشہ سے بھی ثابت ہے. وعن محمد بن المقاتل الرازی انہ قال یجوز فی التراویح امامۃ الصبی خاصۃ لان حسن بن علیؓ کان یؤم عائشۃ فی التراویح وکان صبیا. محمد بن مقاتل رازی نے فرمایا کہ صرف تراویح میں نابالغ کی امامت جائز ہے اس لیے کہ حسن بن علی بی بی عائشہ کی تراویح میں امامت کرتے تھے۔ (**جواب**) ایک طرف محمد بن مقاتل اکیلے دوسری طرف امام سرخسی و برہان الدین و حسام الدین اور صحابہ میں ایک طرف اماں عائشہ دوسری طرف ان کے والد گرامی ابوبکر صدیق اور عمر و ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم فیصلہ ظاہر کہ اکیلی بی بی جی کا اجتہاد دوسرے اکابر صحابہ کے اجتہاد کے بالمقابل ناقابل قبول ہے جیسے اصول فقہ کا قاعدہ ہے۔

(۷) رمز الحقائق معروف عینی شرح کنز الدقائق میں ہے۔ وقال مشائخ بلخ تصح امامۃ الصبی فی التراویح والسنن والنوافل والمختار انہ لا یصح فی جمیع الصلوات اور مشائخ بلخ نے فرمایا کہ غیر بالغ کی

امامت تراویح و سنن و نوافل میں جائز ہے لیکن مختار یہ ہے کہ نابالغ کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے۔

سوال:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں ایک غیر بالغ صحابی نے بالغ بزرگ صحابہ کی امامت کی تھی تو اب کیوں ناجائز

جواب:- تفصیل تو آئیگی انشاء اللہ یہاں اجمالاً سمجھ لیں کہ یہ مذہب دراصل شوافع کا ہے انکی تقلید میں غیر مقلدین عمل کرتے ہیں اور ٹیڈی مجتہدین کو توجہاں سے مطلب ملجائے حالانکہ ہم بار بار لکھتے چلے آرہے ہیں کہ ایک طرف عدم جواز کے قائل سیدنا ابوبکر و عمر و ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم اور دوسری طرف ایک بچے کی بات خود سوچیے کہ حق کدھر ہوگا، تفصیل کا انتظار کیجیے.

(۸) نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اردو میں مولوی وحید الزمان لکھنوی (غیر مقلد) باب الامامت میں لکھتا ہے کہ۔ اور مروی ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ نہ امامت کرے لڑکا قبل احتلام کے فرض میں اور نہ غیر فرض میں اور ایسا ہی مروی ہے عامر اور مجاھد اور اشعث سے سب کہتے ہیں کہ نہ امامت کرے، لڑکا قبل احتلام کے اور کہا ابراہیم نخعی نے کہ نہیں حرج ہے امامت کرے لڑکا قبل احتلام کے ماہ رمضان میں یعنی تراویح میں.

ازالۂ وہم جواز کی نسبت حضرت اشعث کی طرف صحیح نہیں اس لیے کہ وہ تو عدم جواز کے قائل ہیں جیسا کہ قیام اللیل، اور مصنف ابن ابی شیبہ میں تصریح ہے وحید الزمان نے غلط لکھا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حوالہ لکھا اسی لیے اس کا توہم ناقابل قبول ہے.

تحقیق انیق حضرت علامہ بحر العلوم لکھنوی رحمہ اللہ نے امام احمد رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے ارکان اربعہ میں

شوافع کے رد میں لکھا کہ نابالغ کی امامت ابتدائے اسلام کا مسئلہ ہے جیسا کہ صحابی نابالغ امام کا اپنا بیان اس دعویٰ کی دلیل قوی ہے واقعہ مع فیہا دما علیہ ہم آگے چل کر عرض کریں گے ۔ (انشاء اللہ)

(۹) روی عن محمد بن المقاتل الرازی انه اجاز ذالك فی التراویح والاصح ان ذالك لا یجوز عندنا لا فی الفریضة ولا فی التطوع (بدائع لابی بکر کاسانی) یعنی محمد بن المقاتل رازی نے غیر بالغ کی امامت تراویح میں جائز فرمایا لیکن صحیح تر یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے، نہ فرائض میں نہ نوافل میں۔

تعارف کتاب صنائع اور اسکا مصنف رحمہ اللہ

صنائع مذہب احناف کی بہترین اور بے نظیر کتاب ہے امام شامی جیسے محقق حنفی رحمۃ اللہ اس کے بارے میں فتاویٰ شامی کتاب الطہارۃ میں لکھتے ہیں

هذا الكتاب جليل الشان — یہ عظیم الشان کتاب ہے میں اپنے

لم ار له نظيراً فی کتبنا — احناف کی تصنیف میں اسکی نظیر نہیں دیکھی

اور یہی امام شامی منحۃ الخالق کی جلد ثانی میں لکھتے ہیں کہ مصنف البدائع ابوبکر الکاسانی رحمہ اللہ۔

من المحققین الحنفیة :- بدائع کے مصنف حضرت امام ابوبکر الکاسانی محققین حنفیہ سے ہیں، الحمد للہ احناف کے تمام محققین مصنفین اور صاحبان فتاویٰ اس پر متفق ہیں کہ غیر بالغ کی امامت جائز نہیں۔ نہ فرائض میں نہ نوافل میں نہ تراویح میں نہ جنازہ میں نہ عیدین میں وغیرہ۔

شروح وفتاویٰ کے علاوہ میں بھی اس طرح ہے۔

(۱۰) صاحب قدوری رحمہ اللہ تعالیٰ جو صاحب تخریج ہیں قدوری میں لکھتے ہیں

"لا یجوز للرجال ان یقتدوا بامرأة ولا بصبی" بالغوں مردوں کو جائز نہیں کہ وہ عورتوں اور غیر بالغوں کی اقتداء کریں۔

(۱۱) علامہ علی حدادی نے جوہرہ نیرہ شرح قدوری زیر قول لکھا کہ واما الصبی فلا تجوز امامته للبالغین لانه متنفل وفی التراویح جوزه مشائخ بلخ وکذا فی صلوة العیدین والکسوف والمختار انه لا یجوز فی الصلوات کلها۔ بہرحال نابالغ کی امامت بالغین کے لیے ناجائز ہے اس لیے کہ نابالغ کی نماز فرض بھی نفل ہے اور تراویح کے لیے مشائخ بلخ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے ایسے ہی نماز عیدین وکسوف کا اور مختار یہ ہے کہ کوئی نماز بھی نابالغ کے پیچھے ناجائز ہے۔

(۱۲) اسی جوہرہ شرح قدوری میں ہے۔ سئل نصیر بن یحیی عن امامة الصبیان فی التراویح فقال یجوز اذا کان ابن عشر سنین وقال السرخسی الصحیح انه لا یجوز لانه غیر مخاطب کالمجنون وان ام الصبیان جاز لانهم علی مثال حاله وعن محمد بن المقاتل ان امامة الصبی فی التراویح یجوز لان الحسن بن علی رضی الله عنه کان یوم عائشة رضی الله عنها فی التراویح وکان صبیاً کذا فی الفتاوی وفی الهدایة امامة الصبی فی التراویح والسنن المطلقة جوزه مشائخ بلخ ولم یجوزه مشائخنا لان نفل الصبی دون نفل البالغ حیث یلزمه القضاء بالافساد بالاجماع ولا یبنی القوی علی الضعیف (تراویح میں نصیر بن یحیی سے سوال ہوا کہ کیا غیر بالغ کی امامت جائز ہے آپ نے فرمایا جائز ہے جبکہ وہ دس سال کا ہو اور امام سرخسی نے فرمایا صحیح یہ ہے کہ ناجائز ہے جبکہ وہ دس سال کی طرح احکام بالغوں کی امامت کرے تو جائز ہے کیونکہ وہ بھی احکام میں اس جیسے ہیں اور محمد بن مقاتل سے مروی ہے کہ غیر بالغ

کی امامت تراویح میں جائز ہے کیونکہ وہ بھی احکام میں اس جیسے ہیں اور محمد بن مقاتل سے مروی ہے کہ غیر بالغ کی امامت تراویح میں جائز ہے اس لیے کہ امام حسن بن سیدنا علی رضی اللہ عنہما تراویح میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی امامت کرتے تھے حالانکہ آپ اس وقت غیر بالغ تھے ایسے ہی فتادی میں ہے اور ہدایہ میں ہے تراویح اور مطلق نوافل میں مشائخ بلخ نے امامت صبی جائز فرمائی ہے لیکن ہمارے مشائخ ناجائز بتاتے ہیں اس لیے کہ غیر بالغ کی نفل مرتبہ میں بالغ کی نفل سے کم ہے اس لیے کہ بالغ کو نفل توڑنے پر قضاء واجب ہے بخلاف غیر بالغ کے یہ مسئلہ اجماعی ہے، دوسری خرابی یہ ہے کہ قوی کی بناء ضعیف پر نہیں ہوتی۔

(۱۳) کنز الدقائق میں ہے۔ وفسد اقتداء رجل بامرأة او صبی
اور مرد بالغ کی نماز عورت اور نابالغ کے پیچھے فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱۴) شرح کنز میں ہے مطلقاً ولو فی جنازة ونفل
ترجمہ:۔ نابالغ کی امامت ہو مطلقاً ناجائز ہے نوافل ہو یا جنازہ

(۱۵) مستخلص الحقائق میں ہے۔ وفی التراویح اختلاف المشائخ والمختار عدم الجواز
ترجمہ تراویح مشائخ کا اختلاف ہے مختار عدم جواز ہے۔

(۱۶) کنوز الحقائق حاشیہ کنز الدقائق بحوالہ فتح المعین میں ہے، قولہ او صبی مطلقا سواء کان فی التراویح او النفل المطلق او غیرهما قال الشافعی یجوز لما روی ان عمرو بن سلمة قدمه قومه وهو ابن ست او سبع وکان یصلی بهم ولنا قول ابن مسعود لا یؤم الغلام الذی لا تجب علیه الحدود وعن ابن عباس حتی یحتلم وامامة عمرو لیست بمسموعة عنه علیه السلام

وعند محمد یصح امامته فی النفل المطلق خلافاً لابی یوسف والمختار انه لا یصح الاقتداء فی خلافها الصلوات کلها.

ترجمہ:۔ اس کا قول او صبی یعنی نابالغ کی امامت مطلقاً ناجائز ہے تراویح ہو یا نفل مطلق یا کوئی اور نماز اور امام شافعی رحمۃ اللہ جائز فرماتے ہیں دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن سلمہ نابالغ صحابی رضی اللہ عنہ کو ان کی قوم نے امام بنایا اس وقت انکی عمر چھ سات سال تھی اور وہ انہیں امام بن کر نمازیں پڑھاتے تھے ہماری دلیل ہے حضرت ابن مسعود کا ارشاد کہ نابالغ امامت نہ کرے جبکہ اس پر حدود یہ قائم نہیں ہو سکتیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غیر بالغ امامت نہ کرے جب تک بالغ نہ ہو اور حضرت عمرو بن مسلمہ کی نماز حضور علیہ السلام کے حکم سے نہیں تھی امام محمد کے نزدیک نفل مطلق میں جائز ہے خلافاً لابی یوسف مختار یہ ہے کہ اس کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے

(۱۷) مذہب احناف کے محقق مرغینانی صاحب ترجیح ہیں۔ ھدایہ میں جو کہ متون میں سے ہے۔ اما الصبی فلانه متنفل فلا یجوز اقتداء المفترض به وهو فی التراویح والسنن المطلقة جوزه مشائخ بلخ ومنهم حقق الخلاف بین ابی یوسف وبین محمد والمختار انه لا یجوز فی الصلوات کلها لان نفل الصبی دون نفل البالغ حیث یلزمه القضاء بالاجماع ولا یبنی القوی علی الضعیف

(۱۸) ابن ہمام زیر قول مذکور فرمایا:۔ ولم یجوزه المشائخ البخاریون وقالوا لا تجوز عندهم ومنهم من حقق الخلاف بین ابی یوسف ومحمد فی النفل المطلق فقالوا لا تجوز بلا خلاف بین اصحابنا

فی السنن وکذا فی النفل المطلق عند ابی یوسف ویجوز فیہ عند محمد والمختار قول ابی یوسف۔

نابالغ کی امامت بالغوں کے لیۓ یوں ناجائز ہے کہ نابالغ کی فرض نماز بھی نفل ہے اسی لیۓ فرض والے کی نفل والے کے پیچھے اقتداء جائز نہیں ہاں مشائخ بلخ نے تراویح ونوافل سنن مطلقہ میں جائز فرمایا ہے انہیں بعض نے امام ابو یوسف وامام محمد کا اختلاف بھی ثابت فرمایا لیکن مختار یہ ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی اقتداء ناجائز ہے اس لئے کہ کہ غیر بالغ کی نفل کا مرتبہ بالغ کی نفل سے کم ہے اس لیۓ نفل کے فساد پر بالغ کو قضاء واجب ہے نابالغ کو نہیں یہ اجماعی مسئلہ ہے اور قوی کی بناء پر ضعیف پر نہیں ہوتی اور ابن ہمام نے فرمایا نابالغ کی امامت مشائخ بخارا نے ناجائز کہا ہے بعض نے امام ابو یوسف وامام محمدؒ کا اختلاف فرمایا اور فرمایا کہ نفل مطلق میں غیر بالغ کی امامت بالکل ناجائز ہے اس میں ہمارے اصحاب احناف میں کسی کا اختلاف ثابت نہیں سنن ہوں یا نفل مطلق

فائدہ احناف کے عام ائمہ محققین عدم جواز کے قائل ہیں اور جواز والے چند گنتی کے ہیں تو ان کا قول ناقابل عمل ہے۔

(۱۹) باب الامامۃ فصل ثالث میں ہے۔ امامۃ الصبی المراھق لصبیان مثلہ یجوز کذا فی الخلاصۃ وعلی قول ائمۃ بلخ یصح الاقتداء بالصبیان فی التراویح والسنن المطلقۃ کذا فی فتاوی قاضی خان والمختار انہ لا یجوز فی الصلوات کلھا کذا فی الھدایہ وھو الاصح ھکذا فی المحیط۔ وھو قول العامۃ وھو ظاھر الروایۃ

ھکذا فی البحر الرائق۔ (الفتاوی العالمگیریہ)

مراہق نابالغ کی امامت اپنے جیسے نابالغوں کے لیۓ جائز ہے ایسے ہی خلاصہ میں ہے ہاں بلخ کے مشائخ قول پر جائز ہے کہ بالغ مرد اور عورتیں تراویح وسنن مطلقہ میں نابالغ کے پیچھے پڑھیں ایسے ہی فتاوی قاضی خان میں ہے لیکن مختار یہ ہے کہ نابالغ کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے ایسے ہی ہدایہ میں ہے اور یہی صحیح تر ہے ایسے ہی محیط میں ہے اور یہی ان فقہا کا قول ہے اور ظاہر الروایہ یہی ہے اس طرح بحر الرائق میں ہے۔

فائدہ عامۃ المشائخ اور ظاھر الروایۃ کی فقہا کی ایسی زبردست اصطلاح ہے کہ انکے بالمقابل دوسری روایات بمنزلہ منسوخ کے ہوتی ہیں اور سمجھدار انسان منسوخ احکام پر عمل نہیں کرتا مزید تحقیق آۓ گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

(۲۰) علامہ علاؤالدین صاحب در المختار نے فرمایا۔ لا یصح اقتداء رجل بامرأۃ وخنثی وصبی مطلقاً ولو فی جنازۃ ونفل علی الاصح

مرد بالغ کی اقتداء، عورت وخنثی اور غیر بالغ کے پیچھے مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ جنازہ ہو یا نفل ہو۔

(۲۱) محقق شامی نے اسی جگہ یہ شرح لکھی کہ۔ ومن ھذا یظھر انہ لا تصح امامۃ فی الجنازۃ ایضاً وان قلنا بصحۃ صلواتہ وسقوط الواجب بھا عن المکلفین لان الامامۃ للبالغین من شروط صحتھا البلوغ انہ لا یجوز فی الصلوات کلھا وھو المختار

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نابالغ کی امامت نماز جنازہ میں بھی ناجائز ہے۔

اگرچہ ہم یہ کہہ دیں کہ نابالغ کی نماز صحیح ہے اور اس کی اقتدار میں مکلفین وبالغین) سے وجوب ساقط ہوگیا یہ اس قانون کے خلاف ہے کہ امامت کی ایک شرط بلوغ بھی ہے اس لیے نابالغ کی امامت تمام نمازوں میں ناجائز ہے اور یہی مختار ہے۔

(۲۲) منیتہ المصلی میں ہے واذا ابلغ الصبی عشر سنین فام البالغین فی التراویح یجوز وذکر فی بعض الفتاوی انہ لایجوز وھوالمختار یہ لکھ کر فرمایا۔ وھوالصحیح ۔ اور جب لڑکا دس سال کا ۔ ہو اور وہ بالغوں کی تراویح میں امامت کرائے تو جائز ہے، لیکن بعض فتاوی میں ہے کہ ناجائز ہے یہی مختار اور یہی صحیح ہے۔

(۲۳) کبیری میں اس کی شرح میں لکھا، والصحیح قول ابی یوسف ۔ اور صحیح امام ابو یوسف کا قول ہے۔

(۲۴) عنایتہ شرح ھدایہ میں ہے:- والمختار انہ لایجوز فی الصلوات کلھا. مختار یہ ہے کہ تمام نمازوں میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے۔

(۲۵) فتاوی رضویہ شریف میں سائل کے سوال میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے لکھا کہ صحیح مذہب میں نابالغ بالغوں کی امامت کی نماز میں نہیں کر سکتا (فتاوی رضویہ شریف صـ ۲۱۴ ج ۳)

فتویٰ متفق علیہ

تمام احناف کے معتبر فتاوی کا یہی فیصلہ ہے کہ غیر بالغ بالغوں کی امامت نہیں کر سکتا فرائض ہوں یا تراویح نوافل ہوں یا جنازہ اھلسنت بریلوی علماء کے محققین مفتیوں کا بھی فیصلہ ہے اور دیوبندی اگرچہ عقائد میں وہابی ہیں لیکن حنفیت کا دم بھرتے ہیں اسی لیے انکے مستند مفتیوں کا بھی یہی فتویٰ ہے غیر مقلدین وہابی اور ٹیڈی

مجتہد اور نیم ملاّ کی اگر کوئی بات مان کر بضد ہے تو پھر سمجھ لے کہ مرنے کے بعد جہاں وہ وہاں تم۔ وماعلینا الا البلاغ

قاعدہ فتویٰ

نیم ملاّ اور ٹیڈی مجتہدین عبارات فقہا اور تصریحات احادیث سے دھوکہ کھاجاتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں یہ بھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے کہ صدیوں پہلے ایسے گمراہوں اور گمراہ کنندگان کی خبر دی تھی اور وہ یہی جہاں ہیں اس لیے کہ مفتی یہ د جس پر فتوی اور قابل عمل کے قول کے علاوہ کسی عام قول پر فتویٰ دینا یا عمل کرانا گناہ ہے اور وہ گناہ فتویٰ دینے والے اور عام طور مسئلہ بتانے والے کے اعمالنامہ میں لکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ میں سے بہت بڑے محققین بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکابر صحابہ فتویٰ دینے سے گھبراتے تھے امام شامی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب فتاوی کی تیس ۳۰ کتب یا کم و بیش کی تصریح پر بھی فتویٰ نہ دے جب تک موثوق بہ قول کا یقین نہ ہو جائے، فقیر عبارات فقہاء لکھنے سے پہلے مفتی بہ قول کے الفاظ عرض کردے تاکہ کوئی نیم ملاّ اور ٹیڈی مجتہد کے غلط راہ نہ لگ جائے۔

الفاظ مفتیٰ بہ

تمام فقہاء محققین اور علماء محدثین رحمہم اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ نابالغ کی امامت میں بالغ مرد و عورت کی نماز نہیں ہوگی۔ کبیری وجوہرہ وہندیہ یعنی عالمگیر وکفایہ وقاضی خان وفتاوی امینہ وجامع الرموز وفتاوی کبیر وخزانتہ العلوم وخزانتہ المفتین ودیگر فتاوی اور کتب معتبرہ فقہ میں لفظ الاصح واقع ہوا ہے اور درالمختار ومحیط وعالمگیر وبدائع ومبسوط سرخسی وابوالمکارم شرح

مختصر وقایہ وفتاویٰ کبیرہ غیرہ میں لفظ والمختار انہ لا یجوز. مختار مذہب یہ ہے نابالغ کی اقتدا ناجائز ہے اور جوہرہ وھدایہ و فتح القدیر وعالمگیر و شامی باب امامت) اور منتیہ المصلی و مستخلص الحقائق وعنایتہ و فتح المعین حاشیہ ملا مسکین و کنوز الحقائق ومراقی الفلاح و ملا مسکین بر کنز الدقایق و ابوالسعود و رومی حاشیہ ملا مسکین و منحتہ الخالق و عمدۃ الرعایتہ و عینی بر کنز الدقایق وفتاوی کبیر و ابوالقاسم حاشیہ شرح وقایہ وغیرہ میں فتویٰ کی تصریح ہے اور فن افتار میں یہی لفظ سب سے زیادہ مؤکد ہے، منحتہ الخالق از نہر الفائق نقل کر کے لکھا کہ تراویح میں نابالغ کی امامت بالاجماع ناجائز ہے، چنانچہ فرمایا۔ اما تراویح فلا یجوز اجماعًا) بہرحال تراویح تو بالاجماع ناجائز ہے اور فتاوی کبیر از ابوالقاسم حاشیہ شرح وقایہ از خلاصتہ الفتاویٰ میں لکھا کہ وبہ ناخذ" (ہم اسی قول کو لیتے ہیں) یہ الفاظ بھی اجماع پر دلالت کرتے ہیں.

عذرہائے لنگ یعنی لنگڑے عذر

نیم مُلّا اور وہابیہ غیر مقلدین اور ٹیڈی مجتہدین جواز کے مندرج ذیل دلائل قائم کرتے ہیں کچھ امام شافعی رحمہ اللہ کا ادھار کھاتہ ہے کچھ انکا زعم فاسد.

(۱) غیر بالغ صحابی نے نماز پڑھائی بالغ مرد صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے پیچھے نماز ادا کی حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے بھی نہ روکا.

(۲) امام حسن مجتبیٰ بن امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ غیر بالغ بچے تھے انہیں امام بنا کر ایسے اپنے غلام ذکوان کو ام المؤمنین سیدہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) تراویح کی نماز ادا فرماتی تھیں.

(۳) احناف کے مشائخ بلخ سمرقند، بخارا و مشائخ عراق، نصیر بن یحییٰ حنفی امام

اور محمد بن المقاتل رازی حنفی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک نابالغ کی امامت جائز ہے اتنی بڑی کثیر التعداد احناف ائمہ و علماء کو ٹھکرا کر عدم جواز کی رٹ لگانا کہاں تک صحیح ہے۔

(جوابات)

غیر بالغ صحابی کی امامت سب سے زیادہ قوی اور مضبوط دلیل سمجھی جاتی ہے حالانکہ اس میں دلیل صریح نہیں اجتہادی ہے اصل حدیث ملاحظہ ہو.

حضرت عمرو بن سلمہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ طیبہ کے راستے میں ایک جگہ رہا کرتے تھے وہاں کے آنے جانے والے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جو لوگ مدینہ منورہ سے واپس آتے ہم اُن سے حالات پوچھا کرتے تھے کہ لوگوں کا کیا حال چال ہے جو صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی کیا خبر ہے وہ لوگ حالات بیان کرتے وہ کہتے ہیں مجھ پر وحی آتی ہے۔ یہ یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ میں کم عمر بچہ تھا وہ جو بیان کرتے میں اس کو یاد کر لیا کرتا۔ اسی طرح مسلمان ہونے سے پہلے ہی مجھے بہت سا قرآن شریف یاد ہو گیا تھا۔ عرب کے سب لوگ مسلمان ہونے کے لیے مکہ والوں کا انتظار کر رہے تھے جب مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو ہر جماعت اسلام میں داخل ہونے کے لیے حاضر خدمت ہوئی میرے باپ بھی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ ساری قوم کی طرف سے قاصد بن کر حاضر خدمت ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو شریعت کے احکام بتلائے اور نماز سکھائی، جماعت کا طریقہ بتایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کو تم میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لیے افضل ہے میں چونکہ آنیوالوں سے آیتیں سُنکر ہمیشہ یاد کر لیا تھا اس لیے سب سے زیادہ حافظ قرآن میں ہی تھا، سب نے تلاش کیا تو مجھ سے زیادہ حافظِ قرآن کوئی بھی قوم میں نہ ملا تو مجھ کو ہی اُنہوں نے امام بنایا، میری عمر اس وقت چھ سات برس کی تھی، جب کوئی مجمع ہوتا یا جنازہ کی نماز کی نوبت آتی

تو مجھ ہی کو امام بنایا جاتا (بخاری، ابوداؤد)

(جواب ۱) حدیث شریف بہمہ پہلو سے صرف اتنا ظاہر ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نابالغ کی امامت کا حکم نہیں فرمایا نہ صراحۃً نہ کنایۃً صرف ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی اور کو امامت کا اہل نہ پاکر آپ کے اس ارشاد سے اجتہاد کیا کہ جسکو تم میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لیئے لائق ہے اور نہ ہی کسی اور حدیث شریف میں نابالغ کی امامت کا فرمان نبوی ہے نہ صراحۃً نہ کنایۃً تو اجتہادات صحابہ قابل قبول ہیں لیکن ترجیح الن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہوتی ہے جو علم وعمل اور فقاہت میں فائق ہوں جیسے یہاں حدیث ھذا کے مجتہدین وہ صحابہ ہیں جن کے اسماء تک معروف نہیں اور ہمارے موقف کے مجتہد صدیق اکبر و فاروق اعظم و ابن مسعود و ابن عباس وغیرہم رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہیں اسی قاعدہ پر احادیث مختلفۃ البیان سے فقہ اسلامی چل رہی ہے۔

(جواب ۲) حدیث شریف میں صراحت موجود ہے کہ یہ امامت غیر بالغ فتح مکہ کے فوراً بعد کو ہوئی اس کے بعد کافی عرصہ مسائل و احکام کا ترتب ہوتا رہا۔ مانا کہ صحابہ کرام کے اجتہاد سے جواز مل سکتا ہے لیکن ان کا اجتہاد دائمی نہ رہا کیونکہ انکے اس واقعہ کے بعد کہیں پتہ نہیں چلتا کہ انہوں نے ہمیشہ غیر بالغ امام کے پیچھے پڑھی بلکہ ان کے اس دفعہ پڑھنے کے بعد غیر بالغ کی امامت کی مجہولیت بتاتی ہے کہ انہوں نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل یا ان سے سُنکر اجتہاد کو کالعدم منسوخ کی طرح بنا دیا اور ہے بھی یوں ہی کہ احادیث مبارکہ کے ماھر کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام نہ صرف اپنے اجتہادات بلکہ جو روایات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنیں اور پھر اکابر صحابہ کرام سے ان کا نسخ یا خلاف عمل پایا تو اجتہادات اور روایات پر عمل گناہ سمجھا اس لیئے کہ قاعدہ ہے منسوخ و متروک العمل روایت پر عمل کرنا گناہ ہے

اس کی تفصیل آئے گی۔ انشاء اللہ

روایت عائشہ صدیقہ کے جوابات

(۱) حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ کو امام بنانے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ وہ غیر بالغ تھے تاریخ میں اُن کے بلوغ وغیر بلوغ کی تصریح نہیں (۲) مانا کہ وہ غیر بالغ تھے کہ یہ بھی ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے منجملہ اجتہادات سے ہے لیکن ان کے اجتہاد کا موازنہ مذکورہ بالا شخصیات سے کرلیں در جنوں مسائل پر ان کے اجتہاد سے عمل نہیں جبکہ ان کے بالمقابل مذکورہ شخصیات میں سے بی بی سے بعض ایک بزرگ ہوں۔ (۳) سیدنا حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو ام المومنین رضی اللہ عنہا کا امام بنانے والی روایت سنداً صحیح نہیں اگر ہو تو اس کا وہی جواب ہے جو مذکور ہوا یعنی ان کا اجتہادی امر تھا۔

فائدہ روایت سنداً صحیح ہو جائے تو روافض کی رو میں خوب ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اہلبیت سے کتنا پیار تھا کہ باوجودیہ کہ آپ کے بھائی، بھتیجے، بھانجے بھی تو حافظ القرآن اور امامت کے لائق تھے لیکن امام حسن رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی یہ اُنکی ان سے پیار و محبت کی دلیل ہے

مشائخ احناف کے اقوال سے استدلال کے جوابات

(۱) جتنا عبارات ہم نے نقل کی ہیں یا ان کے علاوہ جہاں بھی لفظ مشائخ اس بحث میں واقع ہوا ہے ان سے مشائخ سمرقند اور بخارا اور مشائخ عراق ہیں (قاضیخان) اور وہ بھی بعض کیونکہ مجوزین مشائخ کی تصریح جہاں بھی ہم نے نقل کی یا ان کے علاوہ اور کتب فقہ میں ہے انمیں لفظ عامۃ المشائخ واقع ہے چنانچہ یہ قاعدہ مقدمہ شرح وقایہ و ردالمحتار (شامی) میں موجود ہے اس تحقیق کے بعد خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ اکثریت

کے سامنے بعض کے قول کی وقعت کیا ہے اگر یہی بات مخالفین کی مان لی جائے تو پھر اسلام کے اکثر مسائل و احکام کو خدا حافظ کہنا پڑے گا۔ حالانکہ ماہرین فقہ نے یہی ضابطہ لکھا کہ جہاں اکثر و اقل کے اقوال جمع ہو جائیں تو ترجیح اکثریت کو ہوگی چنانچہ امام شامی رحمہ اللہ ردالمحتار جلد دو۔ کتاب القضاء میں تصریح فرماتے ہیں وھذا وجہ من وجوہ الترجیح۔ ترجیح کے وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے یعنی اکثر کا قول لیا جائے اور بعض کا قول چھوڑ دیا جائے۔

لطیفہ ہمارے دور کے ٹیڈی مجتہدین پروفیسر، ڈاکٹر، وکلاء اور نئی تہذیب کے دلدادگان، علاء اسی بیماری میں مبتلا ہیں اور یہ راستہ انہیں مودودی نے گھڑ دیا ہے اور اس کی بنیاد غیر مقلدین کبھی اور ان سے پہلے اہل ہوا مبتدعین اسی حربے کو استعمال کر کے اپنے مذہب کی بنیاد کھڑی کرتے تھے۔

(**جواب ۲**) ہمارے فقہائے احناف رحمہم اللہ کے شراح و محشیین کی عادت رہی ہے وہ ہمہ قسم کے اقوال و روایات شاذہ و غریبہ و نوادر اپنی تصنیفات میں درج فرماتے کہ محققین ہمہ اقوال پر نظر رکھ کر یقین کرے کہ اقوال و روایات ناقابل عمل ہیں آخر میں وہ قول نقل فرماتے جو احناف کا مفتی بہ ہے جیسا کہ فقیر کی عبارات نقل کردہ اور دیگر عبارات پر غور فرمالیں مثلاً جوہرہ نیرہ شرح قدوری میں نصیر بن یحییٰ کا قول نقل کر کے ان سے مافوق بلکہ رئیس الحنیفہ امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ کا قول لکھا کہ والصحیح انہ لا یجوز۔ صاحب ھدایہ رحمہ اللہ کی عادت کو دیکھ لیں کہ حنفیت کے علاوہ دوسرے مذاہب کے اقوال نقل کر کے اپنے مذہب کو لکھ کر پھر خوب اس پر دلائل قائم فرماتے ہیں! اس سے ہمارے احناف کے تحقیقی میدان کا دوسرے مذاہب پر خوب رعب تھا لیکن افسوس کہ جہالت ہمارے سر چڑھ گئی اور ٹیڈی مجتہدین کو اس سے فائدہ

اٹھا کر سرمایہ داروں میں اثر و رسوخ پیدا کر کے پھر انہیں خوش کرنے کے لیے اپنی من مانی کرنے پر ایسے مختلف اقوال سے استدلال کرتے یا کم از کم بطور حوالہ پیش کر دیتے ہیں۔

(**جواب ۳**) ہماری نقل کردہ روایات میں مشائخ کے علاوہ دو ائمہ کے اسماء آئے ہیں۔ مشائخ کا جواب اوپر مذکور ہوا۔ اب دو ائمہ کی کہانی سنیئے نصیر بن یحییٰ ہمارے ائمہ کبار یعنی امام ابویوسف اور امام محمد کے شاگردوں کے شاگرد ہیں ان کے قول پر کسی نے فتویٰ نہیں دیا بلکہ ان کے بالمقابل ان سے فقہ میں عدیم النظیر ائمہ کے فتاویٰ موجود ہیں۔

(**جواب ۴**) محمد بن مقاتل رازی رحمہ اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے اس لیے کہ موصوف بھی ہمارے ائمہ کبار کے شاگردوں کے شاگرد ہیں علاوہ ازیں انکی عبارت پر مخالفین نے غور ہی نہیں فرمایا جہاں بھی ان کا قول منقول ہے لفظ عَنْ سے ہے نہ کہ عِنْدَ سے۔

عَنْ و عِنْدَ میں فرق فقہاء و محدثین رحمہم اللہ کی اصطلاح میں عِنْدَ کا لفظ کسی کے مذہب پر دلالت کرتا ہے چنانچہ بارہا سب پڑھتے ہیں کذلک عند ابی حنیفہ وغیرہ وغیرہ اور عَنْ سے نقل مذہب و قول کی دلیل ہے ضروری نہیں کہ ناقل و راوی کا مذہب بھی وہی ہو۔ چنانچہ کتب احادیث و فقہ وغیرہ میں عام ہے۔ عن فلاں بن فلاں وغیرہ (یہ قاعدہ مع امثلہ مقدمہ شرح وقایہ و عنایہ و فتح القدیر وغیرہ میں ہے۔)

خاتمہ فقیر اس بحث میں فقہاء کرام کے فیصلے عرض کرتا ہے اس سے نہ صرف نابالغ کی امامت کا مسئلہ حل ہوگا بلکہ ٹیڈی مجتہدین کے تمام حربے ناکام ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

ضابطہ فتویٰ فقہاء کرام کی تصانیف میں دو قسم کی عبارات ہوتی ہیں

(۱) ظاہر الرّوایۃ (۲) اقوال العلماء والمشائخ جب ان دونوں میں تعارض ہو تو ظاہر الروایہ کی طرف رجوع واجب ہے جیسے نابالغ کی امامت کے بارے میں ہر دونوں طرح کی عبارات ہم نے نقل کرکے ظاہر الروایۃ کی ترجیح دیتے چلے آئے اس قاعدہ کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱) ابن نجیم مصری بحر الرائق مصرف زکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔

اذا اختلف التصحیح واجب التفحص عن ظاہر الروایۃ والرجوع الیھا۔

جب تصحیح مسئلہ میں اختلاف ہو تو ظاہر الروایۃ کی تلاش اور اس کی طرف رجوع واجب ہے۔

(۲) یہی ابن نجیم رحمہ اللہ اسی کتاب بحر الرائق کے باب القضاء میں لکھتے ہیں۔

ماخرج عن ظاہر الروایۃ فھو مرجوع عنہ وان المرجوع عنہ لیس قولاً لہٗ

جو مضمون ظاہر الروایۃ سے خارج ہو وہ مرجوع عنہ ہے یعنی اس قول سے امام صاحب نے رجوع فرمالیا تھا اور مرجوع عنہ امام صاحب کا قول ہی متصور نہ ہوگا۔

(۳) مولانا سراج ہندی رحمہ اللہ توشیح شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں۔

مارجع عنہ المجتہد لایجوز الاخذ بہ (کما فی الشامی)

جس قول سے مجتہد رجوع فرمالے اس پر عمل ناجائز ہے جیسا کہ شامی میں ہے۔

(۴) حضرت شیخ شرنبلالی عقد الفرید فی جواز التقلید میں اس قاعدہ علت بتاتے ہیں۔

لکون المرجوع صار منسوخاً۔

اس لیے کہ مرجوع قول منسوخ ہوجاتا ہے

(۵) امام شامی رحمہ اللہ نے فتاویٰ شامی جلد اوّل میں لکھا کہ

ینبغی عدم العدول عن ظاہر الروایۃ :- ظاہر الروایۃ سے عدول نہ کرنا واجب ہے

اس پر بے شمار حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں اختصار کے پیش نظر اتنا کافی ہے۔

منسوخ پر عمل کرنیکا حکم

منسوخ قرآنی ہو یا حدیثی یا اجتہادی اس پر عمل کرنا گمراہی اور سخت گناہ

اس قاعدہ کی تصریحات وعیدات ملاحظہ ہوں۔

(۱) بحر الرائق درمختار سے نقل کرکے فرمایا۔

والفتیا بالقول المرجوع جھل وخرق للاجماع :- مرجوع قول پر فتویٰ دینا جہالت اور اجماع کی مخالفت کرنا ہے۔

(۲) ابراہیم مداری محشی درالمختار فرماتے ہیں۔

واولی من ھذا البطلان الافتاء بالقول المرجوع عنہ

یہ بہتر ہے کہ قول مرجوع عنہ پر فتویٰ دینا باطل ہے۔

(۳) علامہ ابن قطلوبغا ابن ہمام کے تلمیذ عزیز تصحیح القدوری فتاویٰ ولوالجیہ سے نقل کرکے لکھتے ہیں۔

اعلم ان من یکتفی ان یکون فتواہ او عملہ موافقاً لقول اووجہٍ فی المسئلۃ ویعمل بماشاء من الاقوال اوالوجوہ من غیر نظر فی الترجیح فقد جھل وخرق الاجماع۔

جان لو کہ جو اس بات پر اکتفاء کرتا ہے کہ اس کا نظریہ کسی ہی اقوال یا وجہ کے موافق ہوجائے اور ترجیح کا خیال نہیں رکھتا تو وہ جاہل ہے اور اجماع کا مخالف مقدمہ شرح وقایہ میں لکھا کہ شامی جلد اوّل میں ہے۔

وقد مر ان القول الضعیف فی حکم المنسوخ وان الحکم بہ جھل وخرق للاجماع اور بارہا گزرا کہ ضعیف قول (فقہاء) منسوخ کے حکم میں ہے اور اس پر حکم لگانا (عمل کرنا) جہالت اور اجماع کے خلاف ہے۔

طالبانِ حق

جس طرح کہ سب کو معلوم ہے کہ احکام منسوخہ پر بوقت ضرورت بھی عمل نہیں کیا جاسکتا مثلاً گدھا کی حلت منسوخ ہو گئی اب مہنگائی کے دور میں کوئی کہے کہ اس کی حلت احادیث میں جب موجود ہے اور ضرورت سخت ہے اس لیے مہنگی بکری کے گوشت کی بجائے اپنے گھر کا سستا گدھا کھا لیا جائے تو کوئی سنجیدہ انسان ایسی حرکت نہ کرے گا بلا تمثیل یوں سمجھ لیں کہ تراویح کے لیے رمضان المبارک میں حفاظ کرام کا ملنا مشکل سے مشکل تر ہو جاتا ہے اپنا ننھا حافظ موجود ہے تو کسی کی محتاجی کیوں اس کے لیے بھی یہی کہا جائے گا کہ فقہا کرام ظاہر الروایۃ سے جواز والی روایت کو منسوخ کر چکے ہیں اب کسی کے کہنے پر منسوخ حکم پر عمل کرنا ایسے ہی ہے جیسے گدھے کا گوشت ۔

فیصلہ شافعی المذہب

حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن نصر مروزی متوفی سنہ ۲۰۴ھ کتاب قیام اللیل ص ۲۰ میں کلام طویل کے بعد فیصلہ فرمایا کہ ۔

والذی اقول بہ فی ھذا الباب ان الاغلب فی امر الصبیان انھم لا یتعاھدون طھارۃ ابدانھم وثیابھم والطھارۃ للصلوٰۃ علی ما یجب ولا یعرفون سنن الصلوٰۃ ولا النیۃ ولا الاخلاص لھا ولا الخشوع فیھا فاکرہ ان یتخذ اماماً ۔

اس بارے (نابالغ کی امامت) میں کہتا ہوں کہ عموماً بچوں کی عادت ہے کہ جسم اور کپڑے کی پاکی پلیدی کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی طہارت کے وجوب کی ادائیگی کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی نماز کے طریقے سمجھتے ہیں اور نہ ہی انہیں نیت کا خیال ہوتا ہے اور نہ اس کے اخلاص کی انہیں

خبر ہوتی ہے اور نماز کے خشوع سے تو بالکل نادان ہوتے ہیں اسی لیے میں تو مکروہ سمجھتا ہوں کہ ان کی امامت جائز کہوں ۔

خوب سے خوب تر

امام مروزی نے شافعی المذہب ہو کر خوب اور بہترین فیصلہ فرمایا ۔ غیر مقلدین کو انکی قیام اللیل پر بڑا ناز ہے تو اسی قیام اللیل میں نابالغ کی امامت کے عدم جواز پر عقلی دلیل بھی قائم کر دی اور ہے بھی حق اس لیے کہ نماز بچوں کا کھیل نہیں معراج المؤمنین ہے اس کا امام بچہ نہیں جوان چاہیے اور امام مروزی رحمہ اللہ نے فطرت بچگان کی ترجمانی کی ہے اور فقہ کا جوہر بتایا ہے کہ قوانین وضوابط عموم پر چلتے ہیں نہ کہ خواص پر اسی لیے کوئی یہ نہ کہے کہ تمام بچے تو ایسے نہیں ہوتے فقہ کا ماہر جانتا ہے کہ اگر خصوص کا لحاظ رکھا جائے تو مسائل کا استنباط کس طرح ہو ۔

آخری عقلی دلیل

غیر بالغ احکام شرع کا مکلف نہیں یوں سمجھئے کہ اس کا خزانۂ اسلام کے رجسٹر پر اس کا کوئی کھاتہ نہیں اس کی ہر نیکی ماں باپ یا اس کے مربی کے کھاتہ میں جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ نماز توڑ دے ، غلط پڑھے اس پر مواخذہ نہیں ۔ جب امام بنے گا اس کے پیچھے بالغ نماز پڑھے گا تو اس کی نماز اس لیے نہیں کہ جب اس کا اپنا کھاتہ نہیں ہے تو تمہاری نماز کا امام ضامن ہے جیسے کہ حدیث شریف میں ہے اور ضامن عند اللہ بالغ بن سکتا ہے اور تمہاری تعزیرات میں بھی یہی قاعدہ ہے تو تم نے نابالغ کو بارگاہ حق میں ضامن پیش کیا ۔ اللہ تعالےٰ نے اسکی ضمانت مانی ہی نہیں اگرچہ تم اپنی غلط خیالی سے سمجھے رہے کہ ہماری ضمانت ہو گئی لیکن اللہ تعالےٰ قیامت میں اس نماز کا حساب لے گا اور تم کہو گے ہمارا ضامن ۔ اللہ فرمائیگا وہ تو ضامن بن ہی نہیں سکتا جیسا کہ مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا تھا تم نے مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی قدر نہ کی

اب اس نماز کا حساب دو جو ضامن کے بغیر ادا ہوئی۔ غور فرمایئے کہ آپ نے نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھی سالم مہینہ دُکھ بھی اُٹھایا لیکن ثواب کے بجائے کل عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ تو پھر کیا کرو گے۔

(۳) امام قوم کا نمائندہ ہوتا ہے جیسے ظاہری حکومتیں غیر بالغ کو نمائندہ نہیں مانتی۔ احکم الحاکمین کی بارگاہ تمہاری حکومتوں سے ہر طرح سے بالاتر ہے۔

(۴) امام تمام مقتدیوں کا بوجھ سر پر رکھتا ہے گویا وہ انجن ہے اور مقتدی ڈبے تو تمہاری گاڑی ایسے کمزور انجن سے خاک چلے گی جو فطرتی طور نہایت کمزور ہے اسی لیئے تو اسے اللہ نے بلوغت تک مہلت دی ہے کہ وہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کرے۔

سن بلوغ اس کے لیئے اصل تو یہ ہے کہ اسے انزال ہو۔ لیکن یہ تو وہ خود بتائے گا جب اسے احتلام سے معلوم ہوگا۔ یا شادی شدہ ہو تو اسی لیئے فقہا کرام نے سن بلوغ پندرہ سال کامل مقرر کی ہے لیکن بعض ممالک سخت گرم ہوتے ہیں تو ایسے ممالک یا گرم مزاج بچوں کی سن بلوغ مدت بارہ سال ہے لیکن اس بچے پر منحصر ہے کہ وہ مذکورہ بالا علامت کے تحت دعویٰ کرتا ہے تو مان لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

نوٹ: بارہ سال والی بات کمزور بھی ہے۔ اس میں پہلی بات تو وہی کہ لڑکا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بلوغت کی حیثیت بھی بتائے اور ساتھ اس کے ہمجولی بھی اس سن میں بالغ ہو چکے ہیں (درمختار) بہار شریعت شریف ملخصاً)

فیصلہ بلوغت کا عام قاعدہ پندرہ سال ہے ایک دن بھی کم ہوگا تو احکام کا ترتب نہ ہو سکے گا لڑکی کی بلوغت ۱۲ سال بصورت دیگر نو سال اِس کے لیئے بھی اصل وہی ہے کہ ایام ماہواری شروع ہوں۔ وغیرہ وغیرہ (تمت بالخیر)

مفسرِ قرآن فیضِ ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف
معراج مصطفٰے
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیر اویسی
گستاخوں کا بُرا انجام
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بڑھیا کا بیڑا
خطبۂ اُویسیہ
شیعہ فرقہ
آئینہ شیعہ نما
شرح حدیثِ افک
شیعہ قرآن کو نہیں مانتے
ندائے یا رسول اللہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسول محمد نعت
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور